السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بولی کی کمیٹی کے متعلق شریعت کیا کہتی ہے ۔ ایک آدمی ستر ہزار کی پچیس ہزار میں بولی لگا کر اٹھا لیتا ہے ۔ کیا ایسا طریقہ سود کے زمرے میں نہیں آتا ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مذکورہ صورت واضح سود اور قمار کی شکل ہے ۔ اس سے بچاؤ ہر صورت ضروری ہے ۔ یہ بات مسلمہ ہے کہ نوٹ سونے کا بدل ہے ۔ اس لئے اس کی بیع نقد کمی ویشی کے ساتھ اور ادھار ہر صورت منع ہے ۔ چاہے برابر برابر ہو یا کمی بیشی کے ساتھ لہذا بولی کی کمیٹی ناجائز ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص862

محدث فتویٰ